کشف الحجاب

عن

# مسائل ایصالِ الثواب

مصنفہ

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی

ناشر

دار الکتب حنفیہ، کراچی

بی۔آر ۲۹/۱ حنفیہ چوک، کھارادر، کراچی ۲

پی۔او بکس نمبر ۴۰۴۶ کراچی ۲

عرس گیارہویں، سوم، چہلم، مجالس میلاد شریف
فاتحہ وغیرہ کے مسائل پر بہترین کتاب

# کشف الحجاب
عن
# مسائل ایصالِ الثواب

مصنفہ

صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی

ناشر
دار الکتب حنفیہ کراچی
بی۔ آر ۲۹/۱ حنفیہ چوک، کھارادر، کراچی ۲
پی۔ او بکس نمبر ۴۶۴۰ کراچی ۲



## سلسلہ مطبوعات ۱۰

نام کتاب :- کشف الحجاب عن مسائل ایصالِ ثواب

مصنف :- صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی۔

باہتمام :- مولانا شاہ تراب الحق قادری۔

پیشکش :- غلام محمد قادری۔

معاونت :- عبدالعزیز احمد موسیٰ۔ ادریس ابوبکر۔ عبدالرزاق دکھنی

پروف ریڈنگ :- جاوید محمد، اویس اسماعیل، عابد ضیائی۔

ضخامت :- ۲۸ صفحات ۲۰×۳۰/۱۶ آفسٹ

باراول :- ربیع الاول ۱۴۰۳ھ بمطابق دسمبر ۱۹۸۲ء۔

تعداد :- تقریباً ایک ہزار

ناشر :- دارالکتب حنفیہ کراچی

مطبع :- سندھ آفسٹ پریس کراچی۔

ہدیہ :- [redacted] روپیہ صرف

کتابت :- ارشد محمود شہزاد

ملنے کا پتہ

دارالکتب حنفیہ کراچی

بی آر ۲۹/۱ حنفیہ چوک کھارادر پی او بکس ۴۴۴۴ کراچی ۲

# پیش لفظ

دارالکتب حنفیہ کراچی مسلک اہلسنت وجماعت کا دینی ادارہ ہے جو علمائے اہلسنت کی کتب کو زیورِ طباعت سے مزین کرکے نہایت مناسب قیمت میں عوام تک پہنچانے اور علمائے اہلسنت کی کتب سے روشناس کرانے اور مسلک کو فروغ دینے میں سرگرم عمل ہے۔

ادارہ ہذا نے کچھ عرصے قبل ہی اشاعت کا کام شروع کیا تھا اور اس نے مختصر عرصے میں الحمدللہ کئی کتب کو زیورِ طباعت سے مزین کرکے عوام الناس میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا مثلاً بہار شباب، بہار عقیدت، فاتحہ کا طریقہ آئیے حج کریں، مناقب سیدنا امام اعظم، جہنم کے خطرات، تذکرہ سیدنا غوث اعظم عقائد اہلسنت وجماعت اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

زیر نظر کتاب "کشف الحجاب عن مسائل ایصال ثواب" مصنفہ علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنی طباعت کے گوناگوں مراحل سے گزر کر اب قارئین کرام کے پیش خدمت ہے، جسے مولانا موصوف نے مختلف سوالات کا اپنے مخصوص انداز میں قرآن وحدیث اور فقہ کی روشنی میں مختصر مگر جامع جوابات مرحمت فرمائے جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے قارئین کرام پہلی کتابوں کی طرح اس کتاب کو بھی شرف قبولیت بخشیں گے اور اس نیک مقصد میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرماکر ممنون فرمائیں گے۔

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری

سرپرست اعلیٰ دارالکتب حنفیہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

میرے محب مخلص جناب منشی شوکت علی خاں صاحب الماس رقم رامپوری سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے زمانہ قیام دہلی میں مسائل ایصال ثواب کے متعلق عوام کا تنازع دیکھکر ایک درد محسوس کیا اور چند سوال لکھکر فقیر کے پاس بھیجے۔ ساتھ ھی یہ بھی درخواست کی کہ ان مسائل کے متعلق قرآن و حدیث اور کتب دینیہ معتبرہ کے احکام تحریر کئے جائیں اور جوابوں میں اختصار کو بہت ملحوظ رکھا جائے۔ انکی اس استدعا پر یہ جواب قلمبند کئے گئے۔ جنکو میں **کشف الحجاب عن مسائل ایصال الثواب** کے نام سے موسوم کرتا ہوں۔ ان جوابوں میں محض اظہار حق اور احکام دین کا صاف بیان مدنظر رکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حق میں نافع کرے اور انھیں قبول حق کی توفیق دے اور وہ قرآن و حدیث کی روشنی سے منتفع ہوں اور باطل کی کجروی اور حق سے عدول اور منکرین کی معاندانہ باتوں اور اُن کی ذاتی رایوں سے محفوظ رہیں۔ علیہ توکلت والیہ انیب وھو حسبی و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم الکفیل۔

المعتصم بحبلہ المتین

العبد

محمد نعیم الدین المرادآبادی غفرلہ الہادی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال ١۔ آجکل لوگ فاتحہ، خیرات اور صدقہ کو یہ کہہ کر منع کردیتے ہیں کہ یہ مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ میں داخل ہے اور قرآن شریف میں اس کو حرام کیا گیا ہے اسلیے مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کی تشریح کردیجیے تاکہ یہ مسئلہ اچھی طرح صاف ہوجائے۔

## الجواب ١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم۔

مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کی حرمت قرآن کریم میں چند جگہ وارد ہوئی:

## آیات

آیت ١۔ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ

(پ ٢۔ ع ٥۔ سورہ بقرہ)

آیت ٢۔ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ وَمَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ بِہٖ

(پ ٦۔ ع ٥۔ سورہ مائدہ)

آیت ٣۔ اَوْ فِسْقًا اُھِلَّ لِغَیْرِ اللہِ بِہٖ (پ ٨۔ ع ٥۔ سورہ انعام)

آیت ٤۔ وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللہِ بِہٖ (پ ١٤۔ ع ٢١۔ سورہ نحل)

ان آیات میں مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ کو حرام فرمایا گیا۔ تحقیق طلب بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں مَآ اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہِ سے مراد کیا ہے؟ اس کے لیے ذیل کے حوالے ملاحظہ کیجیے:

مفردات راغب اصفہانی صـ ۵۶۶ مطبع میمنیہ مصر

قَولہٗ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللّٰهِ وَهُوَ مَا كَانَ يُذْبَحُ لِاَجْلِ الْاَصْنَامِ

ما اُہِلَّ بہٖ لغیر اللہ یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا یہ وہ جانور ہے جو بتوں کے لئے ذبح کیا جاتا تھا۔

---

تفسیر جلالین پ ۲ ع ۵

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ ذُبِحَ عَلٰى اِسْمِ غَيْرِهٖ وَالْاِهْلَالُ رَفْعُ الصَّوْتِ وَكَانُوا يَرْفَعُوْنَهٗ عِنْدَ الذَّبْحِ لِاٰلِهَتِهِمْ۔

ما اُہِلَّ بہٖ لغیر اللہ یعنی جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا اور اہلال کے معنی آواز بلند کرنا ہیں اور مشرکین اپنی معبودوں کیلئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کرتے تھے۔

---

تفسیر مدارک تحت آیت مذکورہ بالا

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ فَذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللّٰهِ وَاَصْلُ الْاِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ اَیْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ لِلصَّنَمِ وَ ذَالِكَ قَوْلُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ بِاسْمِ اللَّاتِ وَ الْعُزّٰى

وما اہل بہٖ لغیر اللہ یعنی جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا اُس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا اور اصل میں اہلال آواز بلند کرنا ہے یعنی اس کے ساتھ بُت کے لئے آواز بلند کی گئی اور یہ اہل جاہلیت کا بنام لات و عزیٰ کہنا تھا لات و عزیٰ مشرکین کے بتوں کے نام ہیں ان کے لئے جو جانور قربانی کرتے تھے اس کو بنام لات و عزیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے۔

---

تفسیر لباب التاویل جلد ۱ ص ۱۱۵



وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ يَعْنِیْ وَمَا ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيْتِ وَ اَصْلُ الْاِهْلَالِ رَفْعُ الصَّوْتِ وَذَالِكَ اَنَّهُمْ كَانُوا يَرْفَعُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ بِذِكْرِ اٰلِهَتِهِمْ اِذَا ذَبَحُوْا لَهَا۔

ما اہل بہٖ لغیر اللہ یعنی جو بتوں اور باطل معبودوں کیلئے ذبح کیا گیا اہلال اصل میں آواز بلند کرنا ہے اور یہ بات یوں ہے کہ مشرکین اپنے معبودوں کے ذکر کیساتھ آوازیں بلند کرتے تھے جسوقت کہ ان کیلئے ذبح کرتے تھے۔

تفسیر علامہ ابی السعود جلد ۲ صـ ۱۲۱

وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اَیْ رُفِعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ ذِبْحِهٖ لِلصَّنَمِ

وما اہل بہٖ لغیر اللہ یعنی وہ چیز جس کو بُت کے لئے ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کی گئی ہو۔

تفسیر کبیر جلد ۲ صـ ۱۲۰

فمعنٰی قوله وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ يَعْنِیْ مَا ذُبِحَ لِلْاَصْنَامِ وَهُوَ قَوْلُ مُجَاهِدٍ وَ الضَّحَّاكِ وَقَتَادَةَ وَقَالَ رَبِيْعُ ابْنُ اَنَسٍ وَابْنُ زَيْدٍ يَعْنِیْ مَا ذُكِرَ عَلَيْهِ غَيْرُ اسْمِ اللّٰهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ اَوْلٰى لِاَنَّهٗ اَشَدُّ مُطَابَقَةً لِّلَفْظِ۔

ما اہل بہٖ لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ جو بتوں کے لئے ذبح کیا گیا ہو یہ قول مجاہد و ضحاک و قتادہ کا ہے۔ ربیع ابن انس اور ابن زید نے کہا یعنی وہ جس پر غیر نام خدا ذکر کیا گیا ہو اور یہ قول اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مطابقت لفظی زیادہ ہے

ان تمام تفاسیر معتبرہ سے ثابت ہوا کہ وقت ذبح جس جانور پر غیر خدا کا نام ذکر کیا جائے اس کا کھانا حرام ہے جیسا کہ مشرکین عرب بتوں کی قربانی کے جانوروں کو ان کے ناموں پر ذبح کرتے تھے (جس جانور پر بروقت ذبح غیر خدا کا نام نہ لیا گیا اگرچہ عمر بھر اس کو غیر کے نام سے پکارا ہو مثلاً یہ کہا ہو زید کی گائے، عبدالرحمن کا دُنبہ، عقیقہ کا بکرا، ولیمہ کی بھیڑ۔ مگر وقت ذبح بسم اللہ اللہ اکبر کہا گیا ہو اللہ

کے سوا کسی اور کا نام نہ لیا گیا ہو تو وہ حلال طیب ہے۔ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل نہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ (پ۸ ع۱)

اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ بیشک حکم عدولی ہے۔

تو جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور وہ نام خدا پر ذبح کیا گیا ہو اس کو کون حرام کرے گا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ پ۸ ع

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو۔

اس کے بعد کی آیت میں ارشاد فرمایا:۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا

تفسیر احمدی مطبوعہ کلکتہ ص۴۰

وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ مَعْنَاهُ ذُبِحَ بِهِ لِاسْمِ غَيْرِ اللَّهِ مِثْلَ لَاتٍ وَعُزّٰى وَأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَإِنْ أَفْرَدَ بِهِ اسْمَ غَيْرِ اللَّهِ أَوْ ذَكَرَ مَعَهُ اسْمَ اللَّهِ عَطْفًا بِأَنْ يَقُولَ بِاسْمِ اللَّهِ وَمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ بِالْجَرِّ حَرُمَ الذَّبِيحَةُ وَإِنْ ذَكَرَ مَعَهُ مَوْصُولًا لَا مَعْطُوفًا بِأَنْ يَقُولَ

ما اہل بہ لغیر اللہ کے معنی یہ ہیں کہ غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو مثلاً لات وعزیٰ وغیرہ بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ یا انبیا علیہم السلام وغیرہم کے نام پر ذبح کیا گیا ہو تو اگر تنہا غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ عطف کرکے دوسرے کا نام ذکر کیا۔ اس طرح باسم اللہ ومحمد رسول اللہ کہا اور لفظ



بِاسْمِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ كُرِهَ وَلَا يَحْرُمُ وَإِنْ ذَكَرَ مَفْصُولًا بِأَنْ يَقُولَ قَبْلَ التَّسْمِيَةِ وَقَبْلَ أَنْ يُضْجِعَ الذَّبِيحَةَ أَوْ بَعْدَهُ لَا بَأْسَ بِهِ هٰكَذَا فِي الْهِدَايَةِ وَمِنْ هٰهُنَا عُلِمَ أَنَّ الْبَقَرَةَ الْمَنْذُورَةَ لِلْأَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الرَّسْمُ فِي زَمَانِنَا حَلَالٌ طَيِّبٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ غَيْرِ اللَّهِ عَلَيْهَا وَقْتَ الذَّبْحِ وَإِنْ كَانُوا يَنْذُرُونَهَا

محمد کے جر یعنی زیر کے ساتھ عطف کرکے تو ذبیحہ حرام ہے اور اگر نام خدا کے ساتھ ملا کر دوسرے کا نام بغیر عطف کے ذکر کیا مثلاً یہ کہا باسم اللہ محمد رسول اللہ تو مکروہ ہے حرام نہیں اور اگر غیر کا نام جدا ذکر کیا اس طرح کہ باسم اللہ کہنے سے پہلے اور جانور کو لٹانے سے قبل یا اس کے بعد غیر کا نام لیا تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ایسا ہی ہدایہ میں ہے یہاں سے معلوم ہوا کہ جو گائے اولیا کیلئے نذر کیجاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رسم ہے وہ حلال طیب ہے اس لیے کہ اس پر وقت ذبح غیر خدا کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ وہ ان کے لئے نذر کرتے ہوں۔

ان عبارات سے روز روشن کی طرح معلوم ہو گیا کہ ما اہل بہ لغیر اللہ سے اس ذبیحہ کی حرمت ثابت ہوتی ہے جس کو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور وقت ذبح غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور چیز یہ آیت حرام نہیں کرتی نہ فقیر والا آم جس پر ہمیشہ فقیر کا نام پکارا جاتا ہے نہ اور کوئی چیز جو کسی کے نام سے مشہور ہو نہ وہ ذبیحہ جس پر ذبح سے قبل یا بعد غیر خدا کا نام ذکر کیا گیا ہو حتیٰ کہ

اگر مذبح میں خاص قربانی کے دن یہ کہا جائے کہ پہلے عبد الرب کی گائے ذبح ہوگی پھر عبد الکبیر کی پھر رسول بخش کی۔ اور اس کے بعد وہ گائیں صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کی جائیں تو وہ حلال ہیں قربانی مقبول ہے اور ایسے اطلاقات بکثرت احادیث میں ملتے ہیں۔ لہٰذا فاتحہ و نیاز و صدقات و خیرات وغیرہ کو ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل کرنا قرآن کریم کے معنی کی تبدیل اور تمام تفاسیر معتبرہ کی مخالفت اور غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال ۲**۔ اولیا کے مزارات پر جانا، پھول، شیرینی، عطر، چادریں چڑھانا، اگر کی بتیاں سلگانا، ان سے مدد طلب کرنا قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

**الجواب ۲**۔ قبروں کی زیارت کے لئے جانا سنت ہے اس میں احادیث کثیرہ وارد ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث ہے:۔

| | |
|---|---|
| عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ رواہ مسلم از مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۴ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت فرمائی |

اسی طرح شہدائے احد کے مزارات پر اور دوسری قبور پر حضور کا زیارت کے لئے تشریف لیجانا احادیث سے ثابت ہے اور حضور نے زیارت کا حکم بھی دیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں یہ بھی وارد ہے فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔ قبروں کی زیارت کرو اس سے موت یاد آتی ہے۔

**قبروں پر پھول ڈالنا**۔ پھول قسم نباتات سے تر چیز ہے جب تک ان میں تری ہے زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا



وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور اس کی تسبیح سے صاحب قبر کو انس ہوتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبروں پر تر شاخیں جمائیں۔

بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِیْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲) | رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لیکر اسکے دو حصے کئے اور ہر قبر میں جما دیا۔ |

علماء نے اسی حدیث سے قبروں پر سبزہ اور پھول ڈالنے پر استدلال کیا ہے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:۔

"و تمسک کنند ایں جماعت بایں حدیث در انداختن سبزہ و گل و ریحان بر قبور"

(اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۶۱ مطبوعہ کلکتہ)

طحطاوی علی مراقی الفلاح ص ۳۶۴ میں ہے:۔

| | |
|---|---|
| قَدْ اَفْتٰى بَعْضُ الْاَئِمَّةِ مِنْ مُتَاَخِّرِیْ اَصْحَابِنَا بِاَنَّ مَا اعْتِيْدَ مِنْ وَضْعِ الرَّيْحَانِ وَالْجَرِيْدِ سُنَّةٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔ | ہمارے متاخرین اصحاب میں سے بعض اماموں نے فتویٰ دیا کہ ہمارے زمانہ میں (قبروں پر) پھول اور تر شاخیں ڈالنے کا جو دستور ہے یہ سنت ہے اور حدیث جریدہ سے ثابت ہے۔ |

اس مسئلہ کی کامل تحقیق و تنقیح فقیر کی کتاب فرائد النور میں ہے:۔

**شیرینی، عطر، لوبان، عود، اگر وغیرہ خوشبوئیں**۔

فقراء مزار کے لئے شیرینی اور زائرین کی راحت اور تلاوت قرآن کریم کی عظمت کے لئے خوشبو کی چیزوں کا قبر کے پاس لیجانا جائز ہے۔ یہ کوئی چیز بھی

میت کیلئے نہیں ہوتی۔ وہاں کے زائرین وحاضرین وفقرا کے لئے ہوتی ہے۔ اور جس سے کسی کو آرام پہنچے وہ خدا کے لئے خرچ کرنا صدقہ ہے اور صدقات سے اموات کو ثواب پہنچانا احادیث سے ثابت اور اہل سنت کا مذہب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْ لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذٰلِكَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ لَيَصِلُ وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدِيَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ حَفْصٍ الْعَكْبَرِيُّ فَلِلْاِنْسَانِ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهٖ لِغَيْرِهٖ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ صَلٰوةً كَانَ اَوْ صَوْمًا اَوْ حَجًّا اَوْ صَدَقَةً اَوْ قِرَاءَةً لِلْقُرْاٰنِ اَوِ الْاَذْكَارِ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ وَيَصِلُ ذٰلِكَ اِلَى الْمَيِّتِ وَيَنْفَعُهٗ قَالَهُ الزَّيْلَعِيُّ فِيْ بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ۔

مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۳۶۳

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم اپنے مردوں کے واسطے صدقہ دیتے ہیں اُنکے لئے حج کرتے ہیں کیا یہ اُنھیں پہنچتا ہے۔ فرمایا ہاں ضرور پہنچتا ہے اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں جیسا کہ تم میں سے کوئی ایک طبق (سینی) پر خوش ہو جبکہ اس کو ہدیہ کیا جائے۔ اس حدیث کو ابو حفص عکبری نے روایت کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اختیار ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو دے یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا حج یا صدقہ یا قرآن شریف کی تلاوت یا ذکر یا ان کے علاوہ اور نیکیاں اور یہ میت کو پہنچتا ہے اور اس کو نافع ہوتا ہے۔ زیلعی نے باب حج عن الغیر میں یہی کہا ہے۔

**قبر پر چادر ڈالنا۔** چادر بزرگوں کے مزارات پر اس غرض سے ڈالی جاتی ہے



کہ عوام کی نظر میں ان کی تعظیم ہو اور زائرین ادب سے حاضر ہوں یہ جائز ہے۔

ردالمحتار جلد ۵ ص ۲۳۹ میں ہے:۔

كُرِهَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ وَضْعَ السُّتُوْرِ وَالْعَمَائِمِ وَالثِّيَابِ عَلٰى قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ قَالَ فِيْ فَتَاوَى الْحُجَّةِ وَتُكْرَهُ السُّتُوْرُ عَلَى الْقُبُوْرِ اٰه وَلٰكِنْ نَحْنُ نَقُوْلُ الْاٰنَ اِذَا قُصِدَ بِهِ التَّعْظِيْمُ فِيْ عُيُوْنِ الْعَامَّةِ حَتّٰى لَا يَحْتَقِرُوْا صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلِجَلْبِ الْخُشُوْعِ وَالْاَدَبِ لِلْغَافِلِيْنَ الزَّائِرِيْنَ فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّاتِ۔

بعض فقہانے پردے اور عمامے اور کپڑے صالحین اور اولیاء کی قبروں پر ڈالنے کو مکروہ رکھا فتاوی حجہ میں کہا کہ پردے قبروں پر مکروہ ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جبکہ عوام کی نظر میں تعظیم مقصود ہو تاکہ وہ صاحب قبر کو حقیر نہ جانے اور غافل زائر سے طلب ادب واخلاص منظور ہو جائز ہے۔ کیونکہ اعمال کا مدار نیتوں پر ہے۔

**مدد طلب کرنا۔** مقبولان بارگاہِ الٰہی سے مدد طلب کرنا اور انھیں بارگاہ حق میں حصول مراد کے لئے ذریعہ بنانا بے شبہ جائز ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر فتح العزیز میں تحریر فرماتے ہیں:۔

باید دانست کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد برآں غیر باشد واو را مظہر عونِ الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق ست واورا یکے از مظاہر عونِ الٰہی دانستہ وبکارخانہ اسباب وحکمت او تعالیٰ دراں نمودہ بغیر استعانت

سمجھنا چاہیئے کہ غیر سے اس طرح مدد چاہنا کہ اسی پر بھروسہ ہو اور اس کو مدد الٰہی کا مظہر بھی نہ جانے حرام ہے اور اگر توجہ صرف حضرت حق کی طرف ہو اور غیر کو مدد الٰہی کا مظہر جانکر اور اللہ تعالیٰ کے کارخانہ

ظاہری نماید و دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و رواست وانبیا واولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و درحقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر۔ تفسیر فتح العزیز ص۲۰

حکمت واسباب میں نظر کرکے غیر سے ظاہری مدد طلب کرے تو یہ عرفانی سے دور نہیں ہے اور شریعت میں بھی جائز و درست ہے اور انبیا اور اولیا نے بھی غیر سے اس طرح کی مدد طلب کی ہے اور درحقیقت یہ استعانت غیر کے ساتھ نہیں بلکہ حضرت حق ہی کے ساتھ ہے۔

حصن حصین کی حدیث میں وارد ہوا:۔

وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ (حصن حصین ص۲۰۲)

اور اگر مدد چاہے تو چاہئے کہ کہے اے خدا کے بندو میری مدد کرو، اے خدا کے بندو میری مدد کرو، اے خدا کے بندو میری مدد کرو۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں حضرت شیخ ابوالعباس احمد زروق رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار نقل کئے ہیں۔

## اشعار

اَنَا لِمُرِیْدِیْ جَامِعٌ لِشَتَاتِہٖ ۔ اِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنَکْبَتِہٖ

میں اپنے مرید کا اسکی پراگندیوں میں جمعی کرنیوالا ہوں ۔ جبکہ جور زمانہ سختیوں سے اسپر حملہ آور ہو

وَاِنْ کُنْتَ فِیْ ضِیْقٍ وَّکَرْبٍ وَّوَحْشَۃٍ ۔ فَنَادِ بِیَا زَرُّوْقُ اٰتِ بِسُرْعَۃٍ

اگر تو تنگی اور سختی اور وحشت میں ہو ۔ تو یا زروق کہکر پکار میں جلد آؤں گا

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے قبل اہل کتاب کا اپنے حاجات ومشکلات میں آپ کے وسیلہ سے دعائیں مانگنا اور مرادیں پانا خود قرآن کریم



میں مذکور ہے وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا

**سوال ۳** محفل میلاد شریف جس میں ذکر ولادت اور قیام بوقت ذکر ولادت ہوتا ہے۔ آخر میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے جائز ہے یا ناجائز۔

**الجواب ۳** محفل میلاد شریف جائز اور موجب برکت ہے کہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ذکر اللہ ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا:۔

رَوٰی اَبُوْ سَعِیْدُ الْخُدْرِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبِّیْ وَرَبَّکَ یَقُوْلُ اَتَدْرِیْ کَیْفَ رَفَعْتُ لَکَ ذِکْرَکَ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیْ قَالَ ابْنُ عَطَاءٍ جَعَلْتُ تَمَامَ الْاِیْمَانِ بِذِکْرِیْ مَعَکَ وَقَالَ اَیْضًا جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ فَمَنْ ذَکَرَکَ ذَکَرَنِیْ (شفا شریف۔ جلد اول ص۱۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل میری خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا۔ میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول جانے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو آپکا ذکر میرے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ابن عطا نے اسکے معنی میں کہا ہے ایمان کی تکمیل یہی قرار دی کہ میرا ذکر آپ کے ذکر کے ساتھ ہو اور یہی ابن عطا نے کہا کہ میں نے آپ کو اپنے اذکار میں سے ایک ذکر کیا تو جس نے آپکا ذکر کیا۔ اس نے میرا ذکر کیا۔

اور سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر جابجا قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے۔ کہیں لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ فرمایا کہیں قَدْ جَاءَکُمْ

مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ارشاد کیا کہیں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ فرمایا کہیں هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ وارد ہوا۔ غرض جا بجا مختلف عنوانوں سے مختلف صفتوں سے جدا جدا انداز مدح و ثنا کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رونق افروزی کا ذکر ہے جس حبیب کی تشریف آوری کا ذکر اس اہتمام کے ساتھ قرآن عظیم میں ہو اور پہلے انبیا بھی اُن کی ولادت مبارکہ کا مژدہ سُناتے آئے ہوں جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت وارد ہوا کہ آپ نے خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دی مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ۔

تو پھر کون مسلمان ہے جو حضور کے ذکر تشریف آوری کی محفل شریف کے جواز میں تردد کرے یا اس کو بدعت و ناروا کہہ سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات کا بیان میلاد مبارک تو ابھی آیت میں مذکور ہو چکا تو کیا ایسا ہی عمل بدعت ہوتا ہے جو قرآن کریم میں ہو، انبیا کرتے آئے ہوں۔ بلکہ ہر نبی کا ذکر ولادت موجب برکت ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہدایت فرمائی تھی کہ انبیا کی تشریف آوری کا ذکر کریں۔ اس کا قرآن پاک میں بیان ہوا۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ

جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا اے قوم تم اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے کہ اُس نے تم میں انبیاء پیدا کئے۔



ان آیات باہرات کے ہوتے ہوئے کون مسلمان ہوگا جو ذکر ولادت کی محفل کے جواز میں شبہ کر سکے۔ رہا ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا وہ ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر تشریف آوری کے لئے ہے اور کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ تعظیم کے سوا قیام کی کوئی اور جہت ہو سکتی ہے اور تعظیم کے لئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوا

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ — یعنی آپ کی تعظیم و توقیر کرو

تو جب آپ کی تعظیم و توقیر کا حکم ہے تو قیام تعظیمی عین مطابق حکم الٰہی ہوا علاوہ ازیں کسی سرور دینی کے لئے قیام کرنا سنت صحابہ بھی ہے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک مسئلہ سُننے کے شوق میں قیام فرمایا۔

قُلْتُ تَوَفَّی اللّٰهُ تَعَالٰی نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ نَسْئَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَدْ سَئَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ اِلَیْهِ

مشکوٰۃ شریف ص ۱۶

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے دریافت نہ کر سکے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سے دریافت کر لیا ہے (اس کو سُننے کے شوق میں حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں) میں کھڑا ہو گیا۔

اس سے معلوم ہوا کسی پیارے ذکر اور محبوب بیان کے شوق میں کھڑا ہو جانا اصحاب رسول میں سے ایک خلیفہ برحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سُنت ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔
عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ تم پر میری سُنت بھی لازم اور میرے خلفاء راشدین کی سُنت بھی لازم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فعل خود ہی ہمارے لئے بحکم حدیث سنت ہوا اور آپ ہمارے دین کے مقتدائے اعظم ہیں لیکن یہ و فزوں تر ہے کہ آپ کا یہ فعل شریف حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی موجودگی میں صادر ہوا تو اس فعل پر ان دونوں حضرات کا اتفاق ہوا اس حدیث سے سامعین کا قیام بھی ثابت ہوا اور حدیث شریف میں خود سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر پر قیام فرما کر اپنی پیدائش کا ذکر فرمانا موجود ہے۔

**حدیث** فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِھِمْ (الی ان قال) فَاَنَا خَیْرُھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا (رواہ الترمذی) (مشکوٰۃ شریف ۵۱۳)

**تقسیم شیرینی**۔ ظاہر ہے کہ ایک نیکی ہے مسلمانوں کو ہدیہ دینا ان کی مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنا کہیں بھی قابل سوال نہیں ہوتا ختم بخاری میں شیرینی تقسیم ہوتی ہے مدارس اسلامیہ میں معمول ہے علماء کا عموماً اس پر عمل ہے اس کو کوئی نہیں دریافت کرتا مگر مجلس میلاد شریف کی کچھ ایسی خصوصیت ہے جس کے لئے بہت کد و کاوش کی جاتی ہے تو بحمد اللہ کسی ذکر جمیل کے بعد مسلمانوں میں کچھ تقسیم کرنا یہ بھی خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے آپ نے سورۂ بقرہ شریف ختم فرما کر اونٹ ذبح فرمایا اور پکوا کر



اصحاب کبار کو کھلایا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وبیہقی در شعب الایمان از ابن عمر روایت کردہ کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ بقرہ بحقائق آں در مدت دوازدہ سال خواندہ فارغ شدند و روز ختم شترے را کشتہ طعام وافر پختہ یاران حضرت پیغمبر خورانیدند۔

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۂ بقرہ کو اس کے حقائق و دقائق کے ساتھ بارہ سال میں پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت کثیر کھانا پکوایا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر جمیل کے بعد سرور دینی کے لئے تقسیم و اطعام طعام خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ الحمد للہ مسئلہ میلاد مبارک کے متعلق تمام دریافت کئے ہوئے امور دلائل قویہ معتبرہ سے مصرح بیان کر دیئے گئے۔

**سوال ۴**۔ گیارھویں، بارھویں، تیرھویں وغیرہ کو بزرگان دین کی فاتحہ شیرینی پر یا کھانے پر اس کو سامنے رکھ کر قرآن اور درود پڑھنا، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اس کا عام مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔

**الجواب ۴**۔ سوال نمبر ۲ کے جواب میں مراقی الفلاح سے حدیث نقل کی گئی اور اہل سنت کا مذہب بیان کیا گیا جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی صدقہ ہو یا تلاوت قرآن کریم یا ذکر سب کا ثواب اموات کو پہنچتا ہے۔ گیارھویں، بارھویں، تیرھویں ہو یا سوم، دہم، بستم چہلم یا کوئی عرس سب میں اطعام طعام و صدقہ و تلاوت و ذکر اللہ ہی ہوتا ہے اور اس کا ثواب بزرگان اور اموات کی روحوں کو پہنچایا جاتا ہے عبارت مذکورہ بالا اور اس حدیث سے جو اس عبارت میں منقول ہے ان امور کا جائز اور نافع اور سبب خوشنودی ارواح ہونا ثابت ہو رہا سامنے رکھنا اسکی نسبت سوال بہت عجیب ہے کھانا سامنے ہی رکھنے کی چیز ہے

لیس لیشت رکھنا اس کا کسی صاحب کو ثابت ہوا ہو تو وہ اس کی مخالفت کر سکتے ہیں جو چیز خدا کی راہ میں دینے کے لئے سامنے لائی جائے، یہ سامنے لانا تملیک و تمکین کیلئے ہے کہ قبضہ متحقق ہو جائے جو صدقہ و ہبہ کی صحت کے لئے ضروری ہے۔ درمختار میں ہے وَالصَّدَقَۃُ کَالْھِبَۃِ بِجَامِعِ التَّبَرُّعِ وَحِیْنَئِذٍ لَا تَصِحُّ غَیْرُ مَقْبُوْضَۃٍ اور اسی میں ہے وَالتَّمَکُّنُ مِنَ الْقَبْضِ کَالْقَبْضِ لہٰذا سامنے لانا صحت صدقہ کے لئے ہی جو شخص فقہ جانتا ہو اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں کھانے سے قبل ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا خود حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی۔ ابوداؤد کی حدیث میں ہے ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی آلِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ ثُمَّ اَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنَ الطَّعَامِ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اُٹھا کر دعا فرمائی اس کے بعد کھانا تناول فرمایا۔ اور یہ کون مسلمان نہیں جانتا کہ کھانا شروع کرنے کے وقت بسم اللہ پہلے پڑھنا چاہئے تو بسم اللہ قرآن نہیں ہے یا بسم اللہ پڑھتے وقت کھانے کو سامنے سے ہٹا دینا شریعت نے لازم کیا ہے معاذ اللہ۔ قرآن پاک کی تلاوت سے برکت حاصل ہوتی ہے صدقہ ایک نیکی ہے تلاوت دوسری نیکی ہے نیکی کے ساتھ نیکی ملانا نیکیوں کی زیادتی ہے اور دعا میں ہاتھ اٹھانا یہ سنت دعا ہے احادیث سے ثابت ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعاؤں میں ہاتھ اُٹھاتے تھے صحابہ دعاؤں میں ہاتھ اٹھاتے تھے یہ ہاتھ طلب سوال کے لئے اللہ کے حضور پھیلائے جاتے ہیں بندے کی سعادت ہے اور اُس کے مانگنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کا بندہ جب اُسکے سامنے ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا ہے اُسے شرم آتی ہے کہ اس کو خالی ہاتھ واپس فرمائے



قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیِیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِہٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْہِ اِلَیْہِ اَنْ یَّرُدَّھُمَا صِفْرًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اَبُوْدَاؤُدَ وَالْبَیْھَقِیُّ (مشکوٰۃ شریف ص۱۹۵)

ایصال ثواب کے لئے جو خرچ کیا جاتا ہے وہ صدقہ نافلہ ہی اور صدقہ نافلہ کا کھانا فقرا اور اغنیا سب کے لئے جائز ہے۔ فتاوی عزیزیہ میں ہے "واگر مالیدہ و شیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخورند مضائقہ نیست" یعنی اگر مالیدہ اور شیر برنج کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکا کر کھلائیں مضائقہ نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اسی فتاوے میں فرماتے ہیں: "واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیا را ہم خوردن ازاں جائز است"۔ یعنی اگر کسی بزرگ کے نام کی فاتحہ کی گئی تو مالداروں کو بھی اس میں سے کھانا جائز ہے، غایت یہ ہے کہ صدقہ غنی کے حق میں ہبہ ہو جائے جیسا کہ ردالمحتار ص۲ میں ہے اِنَّ الصَّدَقَۃَ عَلَی الْغَنِیِّ ھِبَۃٌ تو ہبہ بھی شرعًا جائز و مستحسن ہی۔ اور مسلمانوں میں ازدیاد محبت کا باعث ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

**سوال۵**۔ تیجہ میں تیسرے دن کا تعین، قرآن اور کلمہ پڑھنا، چنے کی تقسیم اور کھانا کھلانا خواہ وہ عزیز ہوں یا دوست یا مساکین جائز ہے یا نہیں؟

**الجواب۵** کوئی شے کسی کی رائے سے ناجائز و حرام نہیں ہو سکتی۔ تیجے کے منع کرنے والے اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل شرعی نہیں رکھتے اور ان کا اپنا قول شرع میں معتبر نہیں۔ ذکر و تلاوت صدقہ امور خیر ہیں اور یہی تیجہ میں ہوتا ہے اور یہی اسکی حقیقت ہے اور اموات کو نیکیوں کا ثواب پہنچانا اور اس سے ان کا نفع پانا دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اسکا اوپر بیان ہو چکا۔ اب یہی یہ بات کہ اس سلسلہ میں دو چار غیر محتاج لوگوں کو

بھی کھلا دیا تو واقعہ یہ ہے کہ تیجہ میں اغنیا کا کھلانا مقصود تو ہوتا نہیں لیکن اگر وقت پر دو ایک آدمی ایسے موجود ہوئے جو حاجتمند نہیں ہیں یا اہل میت کی ہمدردی میں اس انتظام کے لئے آگئے ہیں اُن کو اگر کھلایا تو یہ بھی احسان ہے اس سے صدقہ کا اجر ضائع نہیں ہوتا۔ اس کی تفصیل اوپر کے جواب میں مذکور ہو چکی۔

**تیسرے دن کا تعین**۔ تیسرے دن کا تعین محض آسانی کے لئے ہے کہ وہ تعزیت کا سب سے پچھلا دن ہے جس کے بعد پھر مقامی لوگوں کو تعزیت مکروہ ہو جائے گی۔ اس دن سب لوگ تعزیت کے لئے پہنچ جاتے ہیں اور بآسانی بغیر کسی دعوت وطلب کے اجتماع ہو جاتا ہے۔ ایسا تعین شریعت میں ممنوع نہیں ورنہ دین ودنیا کے تمام کام ناجائز ہو جائیں۔ مدارس میں تعطیل کے دن معین ہیں لوگ اپنے اوراد وظائف کے لئے وقت معین کرتے ہیں وعظ اور دستار بندی کے جلسوں اور تمام تقریبات کے لئے دن معین کئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی چیز ناجائز نہ ہو تو تیجہ کیوں ناجائز ہو جائے۔ یہ بھی نہیں ہے کہ کوئی یہ سمجھتا ہو کہ نیکیوں کا ثواب تیسرے ہی دن پہنچتا ہے۔ ایسا سمجھنے والا کوئی شخص نہیں۔ تیجہ کرنے والے مرنے کے وقت سے ایصال ثواب شروع کر دیتے ہیں۔ میت کے دفن ہونے سے پہلے قرآن شریف اور کلمہ پڑھتے رہتے ہیں۔ دفن کر کے صدقہ دیتے ہیں۔ روز فاتحہ کرتے ہیں اور ثواب پہنچاتے ہیں ان کی نسبت یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ تیسرے دن کے سوا اور کسی دن ثواب پہنچنے کے قائل نہیں ہیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی نیکیوں کے لئے اوقات کا معین کرنا ثابت ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں خود شاہ صاحب کے یہاں بھی تیجہ



ہونا مذکور ہے۔ ملفوظات صفحہ ۲۱ میں ہے "روز سیوم ہجوم مردم آں قدر بودند کہ بیروں از حساب ست ہشتاد ویک کلام اللہ بشمار آمد وزیادہ ہم شدہ باشد وکلمہ را حصر نیست واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال ۶: شب برات کو حلوہ پکانا حرام بتلاتے ہیں اس کو قرآن وحدیث سے ثابت فرمایئے کہ حلوہ پکانا جائز ہے یا نہیں اور کوئی شخص اپنی رائے سے کسی چیز کو حرام کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب ۶: شب برات بہت برکت والی رات ہے شریعت میں اس کی بہت فضیلتیں وارد ہیں۔ اکثر مفسرین کا قول ہے کہ آیۂ مبارکہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ میں شب برات ہی کا بیان ہے۔ احادیث میں اس شب کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اور اس شب میں عبادتوں اور نیکیوں اور استغفار کی تاکید فرمائی گئی ہے حتیٰ کہ ابن ماجہ کی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اپنی شان رحمت سے آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہو کر استغفار کرنے والوں اور روزی مانگنے والوں اور مصیبتوں سے رہائی چاہنے والوں کو ندائیں فرماتا ہے کہ وہ اپنی حاجت طلبی کریں۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث شریف سے ثابت ہے کہ اس شب میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبرستان بقیع میں تشریف لیجاتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نیکیوں کی کثرت اور مردوں کو ثواب پہنچانا اس شب میں سنت ہے اطعام طعام بھی نیکی ہے اور طعام میں جو لذیذ تر ہو اس کا خرچ کرنا اوبہتر۔ مسلمان حلوے کو بہت نفیس غذا سمجھ کر خرچ کرتے ہیں وہ اس کا اجر پائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

تفسیر مدارک میں ہے۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِىْ اَعْدَالَ السُّكَّرِ وَيَتَصَدَّقُ بِهَا فَقِيْلَ لَهٗ لِمَا لَا تَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهَا قَالَ لِاَنَّ السُّكَّرَ اَحَبُّ اِلَيَّ فَاَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ مِمَّا اُحِبُّ۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ شکر کی بوریاں خرید کر صدقہ فرمایا کرتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ آپ اس کی قیمت صدقہ کیوں نہیں کر دیتے۔ فرمایا کہ شکر مجھے پسند ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہی چیز خرچ کروں جو مجھے پسند ہے۔ ثابت ہوا کہ شیٔ مرغوب و محبوب کا خرچ کرنا اس آیت کی تعمیل ہے۔ حلوا مسلمانوں کو مرغوب و محبوب ہے اس کو اللہ کے لئے خرچ کرتے ہیں تو اس آیت کا مصداق ہیں اور اللہ سے اجر پائیں گے۔ جو شخص اس کو حرام کہتا ہے وہ گمراہ ہے کہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو محض اپنی رائے سے حرام کہتا ہے اور شریعت میں اپنی رائے کو دخل دیتا ہے۔ اور احکام الٰہی کو بدلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔ اے ایمان والو حرام نہ کرو ان پاک چیزوں کو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا اور حد سے نہ گذرو۔ اللہ تعالیٰ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات میں ہے
باز از ابتدائے کرامت شب برات فرمود کہ در شب پانزدہم شعبان بعد عشا قریب سنہ وصال بخانہ آمدہ بود کہ ناگاہ جبرئیل آمد و گفت آں روز شب مبارک و تقسیم برات یکسالہ ست برخیز و برائے مردگان مدفونان جنت البقیع درانجا رفتہ دعا کن۔ چنانچہ آنحضرت ہمچنیں کردند برائے آں رسم فاتحہ دریں شب ست



خواہ نان و حلوا خواہ ہرچہ خواہد مگر در ہند حلوا می باشد و در بخارا و سمرقند قلیا وغیرہ می کنند۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنہ وصال کے قریب شب برات کو عشا کی نماز کے بعد دولت سرائے اقدس میں تشریف لائے۔ ناگاہ جبریل حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مبارک رات ہے۔ آج سال بھر کے حصے تقسیم ہوں گے۔ جنت البقیع تشریف لیجا کر وہاں کے مردوں کے لئے دعا کیجئے۔ حضور نے ایسا ہی کیا۔ اسی وجہ سے اس شب میں فاتحہ کا دستور ہے خواہ حلوا روٹی ہو خواہ اور کچھ۔ مگر ہندوستان میں حلوہ ہوتا ہے اور بخارا اور سمرقند میں قلیا وغیرہ کرتے ہیں۔

شاہ صاحب کے کلام سے معلوم ہوا کہ یہ سب حدیث شریف کے مطابق ہے۔ واللہ اعلم۔

سوال ۷۔ ہر ایک بات کو وہابیہ بدعت کہتے ہیں یہ بدعت کیا چیز ہے؟

الجواب ۷۔ بدعت لغت میں ہر نئی بات کو کہتے ہیں اور شرع میں اکثر اطلاق اس کا ایسے امور پر ہوتا ہے جن کو کسی نے ایجاد کر کے دین میں داخل کیا ہو اور اس کی اصل دلیل شرع میں نہ پائی جائے اور اس سے کوئی سنت اُٹھ جائے جیسے رفض و خروج و وہابیت و مرزائیت اسی کو بدعت سیئہ اور بدعت ضلالت کہتے ہیں اسی کی بُرائی احادیث میں آئی ہے مجمع البحار میں اس کی تعریف ان لفظوں میں کی ہے مَا كَانَ بِخِلَافِ مَا اُمِرَ بِهٖ یعنی جو حکم شرع کے خلاف ہو۔ اور بدعت یعنی لغوی دو قسم پر منقسم ہوتی ہے ایک بدعت ہدیٰ جس کو بدعت حسنہ کہتے ہیں دوسری بدعت ضلالت جس کو بدعت سیئہ کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے هِیَ نَوْعَانِ بِدْعَةُ هُدًى وَبِدْعَةُ ضَلَالَةٍ اھ هٰذَا وَلِلتَّفْصِيْلِ مَقَامٌ اٰخَرُ وَاللّٰهُ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ عَزَّ اسْمُهٗ اَتَمُّ وَاَحْكَمُ۔

كتبه

العبد المعتصم بحبلہ المتین

محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین ۲۳ شوال سنہ ۵۳ھ

سوال۔ فاتحہ پڑھنے یعنی ایصال ثواب کرنیکا کیا طریقہ ہی یہ تحریر فرمادیا جائے تاکہ ہم اس طریقہ اپنے بزرگوں کو ثواب بخشیں۔ (سائل عبد العزیز)

الجواب:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قرآن مجید کی تلاوت یا کھانے وغیرہ کا ثواب بزرگان دین انبیاء کرام اولیاء عظام یا اپنے عزیز و اقارب کو ہبہ کرنا اس کو عرف عام میں فاتحہ پڑھنا یا فاتحہ دینا کہتے ہیں چونکہ سورہ فاتحہ اس میں پڑھی جاتی ہے اس لئے اس عمل کو فاتحہ دینا یا فاتحہ پڑھنا کہا جاتا ہی۔ اسکا طریقہ یہ ہی کہ جس کھانے وغیرہ کا ثواب بخشنا منظور ہو اسکو سامنے رکھکر پنج آیت اور درود تاج شریف کی تلاوت کی جائے۔ اس کے بعد ہاتھ پھیلا کر اس طرح دعا کی جائے کہ اے مولا ہم نے جو کچھ پڑھا اور اس طعام و شیرینی کا ثواب ہمارے آقا و مولا اپنے حبیب سید عالم محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیجاہ میں اور تمام انبیاء کرام و مرسلین عظام صحابہ و اہل بیت شہدائے کربلا، ازواج مطہرات نبی کریم علماء امت، اولیاء ملت کو عطا فرما۔ (اگر فاتحہ گیارھویں شریف کی ہے تو کہیے) خصوصًا حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیدنا غوث پاک کی روح پاک کو (اور اگر سلطان ہند غریب نواز یا کسی اور بزرگ کی فاتحہ ہے تو اُن کا نام لے) ثواب عطا کر اور ان کے صدقہ میں ہمارے باپ دادا، اعزہ اقارب، دوست آشنا تمام مومنین مومنات مسلمین مسلمات کو اس کا ثواب عطا کر۔ اپنے جس عزیز کی فاتحہ ہے اس کا نام مومنین مومنات کے ساتھ ذکر کرے۔

اگر پنج آیت شریف اور درود تاج شریف یاد نہ ہو تو مختصر طریقہ یہ ہے کہ اول تین مرتبہ درود شریف پھر تین مرتبہ سورہ فاتحہ یعنی الحمد شریف پھر تین ..... مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قُل هُوَ اللہ شریف پھر تین مرتبہ درود شریف (جو درود شریف بھی یاد ہو) پڑھکر ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے جو اوپر مذکور ہوئی۔ یہ طریقہ ایصال ثواب کا بزرگان دین سے منقول ہے واللہ سُبحانہٗ تعالیٰ اَعلم۔

کتبہ العبد المعتصم بذیل النبی الامّی

عمر النعیمی یکم صفر ۷۲ھ

# دارالکتب حنفیہ کی عظیم الشان مطبوعات

قانون شریعت

حقائق تحریک بالاکوٹ

جہنم کے خطرات

تذکرہ سیدنا غوث اعظم

مناقب سیدنا امام اعظم

آئیے حج کریں

عقائد اہلسنت وجماعت

فاتحہ کا طریقہ

بہار شباب

بہار عقیدت

بہشت کی کنجیاں

الکلمتہ العلیاء

مفتی اعظم ہند

ہماری نماز

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

نقش وفا

احکام حج

حدائق بخشش

## دارالکتب حنفیہ

بی-آر ۲۹/۱ حنفیہ چوک، کھارادر، کراچی ۲  پی-او بکس نمبر ۴۰۴۳۶ کراچی ۲